

## تقلید کا حوالہ

حضرت شاہ محمد مسعود محدث دہلوی  
بر ماہران کلام الہی و احادیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام مخفی نہ رہے کہ واسطے اثبات تقلید  
شخصی کے ماسوائے دیگر دلائل کے ایک ہی آیت۔

ثم اوجینا اليك ان اتبع ملة ابراهيم حنيفا وما كان من المشركين<sup>(۱)</sup>  
کافی دوانی ہے، معنی آیت کا یہ ہے۔

پھر حکم کیا ہم نے تجھ پر کہ تاجداری کر دین ابراہیم کی کہ دین راست پر  
تھا اور نہ تھا شرک کرنے والوں سے۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماسوائے دیگر انبیاء علیہم السلام کے  
خاص اتباع اطاعت ابراہیم کا حکم فرمایا، پس ثابت ہوا کہ ہم پر مسائل مجتہدہا میں تقلید شخصی واجب  
ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تقلید شخصی ابراہیمی فرض تھی اور جیسے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم پر تقلید ابراہیم علیہ السلام رئیس الموحدين اور قدوة الاصوليين فی الشرائع کی  
فرض تھی ایسے ہی ہم پر تقلید امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ رئیس المجتہدين اور قدوة الاصوليين فی  
المنہج کی واجب ہوئی۔

وكان ابراهيم عليه السلام رئيس الموحدين وقدوة  
الاصوليين وهو الذي دعا الناس الى التوحيد وابطال الشرك  
والى الشرائع الخ (تفسیر کبیر)<sup>(۲)</sup>

وروى حرملة بن يحيى عن الشافعي انه قال من اراد ان  
يتجر في الفقه فهو عيال على ابي حنيفة<sup>(۳)</sup>

(۱) سورۃ البخل، آیت ۱۲۳ (۲) تفسیر کبیر، سورۃ البخل، زیر آیت ۱۲۰، ج ۵ ص ۷۴

(۳) الخیرات الحسان، الفصل الثالث عشر فی ثناء الائمہ علیہ ص ۳۹

وروی الربیع عن الشافعی الناس عیال فی الفقہ علی ابی

حنیفہ<sup>(۱)</sup> (طبقات)

اور جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتباع اصول اور عقائد اور اکثر فروع و دین ابراہیمی حلیہ کی واجب ہوئی اسی طرح سے ہم پر اتباع اصول اور عقائد اور فروع و مسائل مجتہد فیہا مذہب امام اعظم حنفی کے واجب ہوئی۔

والمراد بالاتباع فی الاصول والعقائد واكثر الفروع

دون الشرائع المتبدلة بتبدیل الاعصار انتهى ما فی الجملة۔<sup>(۲)</sup>

اور ثبوت اس امر کا اس طرح سے ہے کہ عبارت النص سے ثبوت وجوب تقلید ابراہیم علیہ السلام کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اولاً اور ثانیاً امت پر ..... اور اشارۃ العس سے ثبوت تقلید شخصی کا اور حرام کہنا تقلید شخصی کو مخالف اس آیت کے ہے ..... اور دلالت النص سے یہ ثابت ہوا کہ تقلید کسی امر غیر منصوص میں ایسے شخص کی لازم ہے کہ جو مقتد اور پیشوا اور مروج اور بانی اس امر کا ہو کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام رئیس الموحدین اور قدوة الاصولین اور مروج مسائل عشرہ مثل قص شارب وغیرہ کہ حدیث میں وارد ہیں اور بانی احکام حج تھے پس مدین قیاس ہم پر یہ لازم ہوا کہ مسائل فروع مجتہد فیہا میں ایسے شخص کی اتباع کی جاوے کہ جو بانی اصول فروع اور رئیس مسائل قیاسات اور مروج اور مظہر آیت فقہ منہا سلیمین<sup>(۳)</sup> اور آیت فان تنازعتم فی شئی فردوه الی اللہ والرسول<sup>(۴)</sup> کا ہو اور مجتمع بایں اوصاف و درباب قیاس نہیں ہے مگر مجتہدین اربعہ خصوصاً ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہ رئیس الجہدین اور قدوة الاصولین ہیں اور وجہ اسکی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولی الامر منكم<sup>(۵)</sup>

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اول اتباع کلام الہی واجب ہے اور بعدہ احادیث کی اور بعدہ اقوال اولی الامر یعنی علمائے دین کی ..... اور اولی الامر اپنے عموم پر نہیں ہے تاکہ جمع علمائے

(۱) الخیرات الحسان، الفصل الثالث عشر فی ثناء الائمة علیہ وسلم، ص ۲۹

(۲) تفسیر بلحل (۲) سورۃ الانبیاء آیت ۷۹

(۳) سورۃ النساء، آیت ۵۹

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۶۳﴾ اگست ۲۰۰۰ء  
 دین مراد لئے جائیں بلکہ اولی الامر مخصوص ہیں ساتھ مستطین کے یعنی ان علماء کا اتباع کرنا  
 واجب ہے جو لائق استنباط مسائل شرعیہ کے کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

و اذا اجاءهم امر من الامن او الخوف اذا عوا به ولو روده الى  
 الرسول والى اولى الامر منهم لعلمه الذين يستنبطونه منهم<sup>(۱)</sup>  
 اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔

جب کوئی امر پیش آوے تو اول رسول اور بعدہ علماء مستطین کی طرف امر کو رجوع کرو  
 یعنی جن کو لیاقت استنباط کی حاصل ہو جیسا کہ تفسیر کبیر میں ہے۔

قوله الذين يستنبطونه منهم<sup>(۲)</sup> انهم طائفة من اولى الامرو  
 التقدير ولوان المنافقين روده الى الرسول والى اولى  
 الامر لكان علمه حاصلًا عنه من يستنبط هذه الوقائع من اولى  
 الامر وذلك لان اولى الامر فريقان بعضهم من يكون  
 مستنبطًا وبعضهم من لا يكون كذلك فقولہ منهم یعنی لعلمه  
 الذين يستنبطون المخفيات من طوائف اولى الامر<sup>(۳)</sup> انتہی۔

پس یہ آیت مخصوص ہے آیت ما قبل کو اور اس آیت یعنی اولی الامر منهم لعلمه  
 الذين يستنبطونه منهم سے رفع ہو گئی تاویل حکام کی آیت ما قبل میں اولی الامر سے جیسا کہ  
 بعض لیتے ہیں ..... پس بردو آیت کے ملانے سے ثابت ہوا کہ اولی الامر سے مراد علماء  
 مجتہدین ہیں نہ غیر اور دراصل حکام تابع ہوتے ہیں علماء دین کے اور مستطین جن کا کہ مذہب  
 مدون ہوا ہے نہیں ہیں مگر ہر چہار مجتہدین لان حکم الشاذ کالمعدوم، پس ان ہردو آیت  
 سے ثابت ہوا کہ مسائل مجتہد فیہا میں بعد صحابہ کرام کے بغیر استفسار علماء مجتہدین عمل کرنا  
 درست نہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ سوا مجتہدین کے دوسرے علماء کی تقلید ناجائز ہے۔

(۲) سورة النساء آیت ۸۳

(۳) تفسیر کبیر، سورة النساء تحت آیت ۸۳، ج ۳، ص ۲۷۹  
 © rasailojaraid.com

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ۶۲ ﴿﴾ اگست ۲۰۰۰ء  
 — اب رہا یہ امر کہ گاہے ایک مجتہد کی تقلید کی گاہے دوسرے مجتہد کی، سو یہ بھی باطل ہے کہ مخالف ہے آیت مندرجہ بالا ثم او حینا الیک (۱) الایة کے کیونکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اے محمد! گاہے موسیٰ کی گاہے ابراہیم کی تقلید کر بلکہ خاص ابراہیم علیہ السلام کی تقلید کا حکم فرمایا پس اسی پر قیاس کرنا چاہئے کہ چار مجتہدین میں سے ایک کی تقلید اختیار کر لے کیونکہ مامور بہ آیہ مذکورہ میں تقلید شخصی ہے کہ مشروع ہے اور خلاف اس کا یعنی تقلید بلا تعین غیر مشروع جیسا کہ حکم فرمایا اللہ تعالیٰ ہے۔

فاقم وجهك للدين حنیفا (۲)

اور نظیر اس کی بہت سے مسائل ایسے ہیں چنانچہ ان میں قاعدہ کلیہ فقہاء کا یہ ہے کہ تبدل ملک کا موجب ہوتا ہے تبدل عین کو، اور دلیل اس کی حدیث مر یہ کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔

لك صدقة ولنا هدية (۳)

پس جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہوا مسئلہ کہ تبدل ملک کا موجب تبدل عین کو ہوتا ہے اسی طرح سے آیت نے ثابت کیا تقلید شخصی کو..... اور تیسری آیت بھی اسی مضمون کے مطابق ہے۔

وقالو اکونوا هوذا اونصاری تهتدوا قل بل ملة ابراهيم (۴)

(ای بل نتبع ملة ابراهيم)

اس آیت سے تلمیح بالکل باطل ہو گئی اور خود حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

واتبع ملة ابراهيم

اور اسی طرح سے روایات علماء دین محققین کی چنانچہ فرمایا شیخ عبدالوہاب شعرانی نے میزان میں۔

امامن لم یصل الی شہود عین الشریعة الاولیٰ وجب علیہ

(۱) سورة النحل آیت ۱۲۳ - (۲) سورة الروم آیت ۳۰

(۳) مسلم کتاب الزکاة باب الابدۃ الہدیۃ للنبی ص ۳۴۵

(۴) سورة البقرہ آیت ۱۳۵

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی  
 اگست ۲۰۰۰ء ﴿۶۵﴾  
 التقليد بمذہب معين كما مرتقيره خوفا من الوقوع في الضلال وعليه عمل الناس (۱) انتهى.

اسی طرح سے دیگر متقدمین نے کہا ہے، پس متحقق ہوا یہ امر کہ تقلید معین مجتہد کی مجتہدین سے واجب ہے خصوصاً تقلید امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی کہ افضل المجتہدین ہیں، بس ہے ان کی فضیلت میں قرینت زمانہ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تابعیت کی کافی الحدیث۔

خیر امتی قرنی ثم الذین یلونہم الخ (۲)

اور کافی ہے ان کے علوشان میں یہ حدیث بخاری۔

عن ابی ہریرۃ قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانزلت علیہ سورۃ الجمعة واخبرین منهم لما یلحقوا بہم قال قلت من ہم یا رسول اللہ فلم یراجعہ حتی سال ثلثا وینا سلمان الفارسی وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان ثم قال لوکان الایمان عند الثریا لنالہ رجال اور جل من هؤلاء رواہ البخاری (۳)

اور اظہر من الشمس ہے کہ نہیں ہوا تابعین یا تبع تابعین میں اہل فارس میں سے موافق صفت مندرجہ حدیث کے سوائے امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے، چنانچہ ایسا ہی کہا ہے حافظ سیوطی نے۔

قال الحافظ السيوطي هذا الحديث الذي رواه الشيخان اصل صحيح يعتمد عليه في الاشارة الى ابى حنيفة وقال العلامة الشامي صاحب السيرة تلميذ الحافظ السيوطي ماجزم به شيخنا من ان ابا حنيفة رحمه الله تعالى هو المراد من هذا الحديث ظاهر لاشك فيه لانه لم يبلغ من ابناء فارس في العلم

مبلغه احد (۴)

(۱) میزان الحمراي

(۲) مشكاة كتاب التائب، باب مناقب الصحابة، حدیث نمبر ۴

(۳) مشكاة كتاب التائب، باب مناقب الصحابة، حدیث نمبر ۴

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۶۶﴾ اگست ۲۰۰۰ء  
اور وہ حدیث جو کہ علامہ ابن حجر کئی نے اخراج کی ہے بہت ہی صریح الدلالة ہے بہ نسبت  
ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ترفع زينة الدنيا سنة خمسين ومائة (۱)

یعنی زینت دنیا کی سن ایک سو پچاس میں اٹھائی جائے گی۔

و یہاں ہی ہوا کہ انتقال امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کا ۱۵۰ھ میں ہوا۔

النعمان بن ثابت الكوفي ابو حنیفة الامام يقال اصله من

فارس ويقال مولیٰ بنی تیم فقیہ مشہور من السادسة مات

سنة خمسين على الصحيح وله سبعون سنة (۲)

اور بعض جہال کہ عیب مولیٰ (۲) ہونے کا لگاتے ہیں وہ بے خبر ہیں احادیث سے اور

حالات صحابہ کرام سے کہ سلمان فارسی کون تھے اور کیا رتبہ تھا اور دیگر صحابہ اور رواۃ احادیث  
کے مولیٰ تھے جن پر مدار ہے صحیح ہونے بخاری کا اور وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان اکرمکم عند الله اتقکم (۳)

اور دوسری آیت سے بھی اشارۃً فضیلت امام صاحب کی ثابت ہوتی ہے کما قال الله تعالیٰ

ان یثأر یذہبکم ایہا الناس ویأت بأخیرین (۵)

جب کہ یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پشتِ سلمان پر ہاتھ مارا اور فرمایا۔

وہ اس کی قوم میں سے نہیں یعنی اہماء فارس سے اور یہ ظاہر ہے کہ اولادِ فارس میں

سے مثل امام صاحب کے کوئی نہیں ہوا۔

(۱) الخیرات لاحسان مقدمہ جلد ۱ ص ۱۵

(۲) امام اعظم کے پوتے اسماعیل بن حماد فرماتے ہیں واللہ ما وقع علی بناروق قط احدہم پر کبھی غلامی

طاری نہیں ہوئی (رد المحتار ج ۱ ص ۴۳)

(۳) سورۃ الحجرات آیت ۱۳

(۵) سورۃ النساء آیت ۱۳۳

اگست ۲۰۰۰ء

﴿۶۷﴾

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی

ویروی انها لما نزلت ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم  
بيده على ظهر سلمان وقال انهم قوم هذا يريد ابناء فارس۔  
(ابو السعود، جمل، ص ۵۱۹، ج-۱)  
دوسری جگہ فرماتا ہے۔

وان تتولو ايستبدل قوما غير كم ثم لا يكونوا امثالكم (۱)  
پس آیا امام اعظم رحمہ اللہ کا اتباع کہ خیر قرن میں تھے لازم ہے یا ان علماء کا کہ بزمانہ  
کذب اور فساد میں ظاہر ہوئے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير امتي قرني ثم الذين  
يلونهم ثم ان بعدهم قوما يشهدون ولا يستشهدون ويخونون  
ولا يؤتمنون وينذرون لا يفون ويظهر فيهم السمن متفق عليه (۲)  
اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ اتباع مجتہدین کا خیر القرون میں چاہئے اور اتباع ان  
علماء کا کہ بعد تیج تابعین کے ہوئے ان کا نہ چاہئے اور اسی پر جمہور علماء متقدمین اور متاخرین ہیں کہ  
تقلید شخصی واجب ہے جیسا کہ فرمایا علامہ شمس الدین قہستانی نے جامع الرموز میں۔

واعلم ان من جعل الحق متعددا ..... اثبت للعامة الخيارات من  
كل مذهب ما يهواه ومن جعل واحد كعلمائنا لزم للعامة  
اماما واحدا كمافي الكشف فلو اخذ من كل مذهب مباحه  
صار فاسفا تاما كمافي شرح الطحاوي وللقيه سعيد بن  
سعود فيجب في المذهب الصلابة اي اعتقاد كونه  
حقا وصوابا كمافي الجواهر ومشاخنا قالوا مذهبنا صواب  
يحتمل الخطأ ومذهب غيرنا خطأ يحتمل الصواب كمافي  
المصفي (۳) انتہی۔

(۱) سورة محمد، آیت ۳۸

(۲) مشکاة کتاب المناقب، باب مناقب الصحابة، حدیث نمبر ۳، فصل ۱

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۶۸﴾ اگست ۲۰۰۰ء  
 ایسا کہا ہے امام غزالی نے اور صاحب فتاویٰ حماویہ اور صاحب کشف اور ملا علی قاری  
 اور علامہ شامی اور صاحب بحر الرائق اور شیخ عبد الوہاب شعرانی اور شیخ عبد الحق دہلوی اور شاہ ولی  
 اللہ دہلوی اور علامہ مطحطوی اور شاہ عبد العزیز دہلوی اور شیخ احمد اور بحر العلوم اور عبد الکریم اور  
 صاحب شرح وقایہ وغیرہ ہم نے اور کہا مطحطوی نے۔

ان هذه الفرقة الناجية المسماة باهل السنة والجماعة  
 اجتمعت اليوم في المذاهب الاربعة وهم الحنفيون  
 والمالكيون والشافعيون والحنبليون ومن كان خارجا عن  
 هذه المذاهب الاربعة في هذا الزمان فهو من اهل البدعة  
 والنار<sup>(۱)</sup> انتهى۔

مساوے اس کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مآآتكم الرسول فخذوه وما نهكم عنه فانتهوا<sup>(۲)</sup>

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اتبعوا السواد الاعظم  
 اور سواد اعظم اسی پر ہے کہ تقلیدِ شخص و اجبات سے ہے اور ایسا فعل حضرت کا مثل  
 امر کے ہے اور فعل حضرت کا اتباع شخص واحد تھا پس تقلیدِ شخص واجب ہوئی پس مخالف جماعت  
 کا مصداق اس حدیث شریف کا ہے۔

عن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 اكرموا اصحابي فانهم خياركم ثم الذين يلونهم ثم الذين  
 يلونهم ثم يظهر الكذب حتى ان الرجل ليحلف ولا يستحلف  
 ويشهد ولا يستشهد الا من سره بحبوبة الجنة فيلزم الجماعة  
 فان الشيطان مع الفذ وهو من الاثنين ابعدا . رواه النسائي  
 واسناده صحيح<sup>(۳)</sup>

(۱) مطحطوی، (۲) سورۃ النور، آیت۔ ۷

(۳) مشکاۃ، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابہ، حدیث ۶، فصل ۲۔

علمی و تحقیقی مجلہ فقہ اسلامی ﴿۶۹﴾ اگست ۲۰۰۰ء  
الحمد للہ کہ مقلدین وسطِ جنت میں ہوں گے واطلبوا الهدایة من اللہ تعالیٰ لغير  
المقلدین اور جو کہ جماعت سے جدا ہوا اس کی موت جاہلیت کی ہوگی۔

عن ابی ہریرة قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
يقول من خرج من الطاعة وفارق الجماعة فمات مات ميتة  
جاهلیة رواہ مسلم<sup>(۱)</sup>

پس جو شخص کہ رخصت مذاہب کا قائل ہے اور تقلید امام معین کو حرام جانتا ہے وہ  
مخالفت کرتا ہے آیت ثم او حیناً الیک ان اتبع الایة کی اور مورد اس حدیث کا ہے۔

عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان  
الشیطان ذنب الانسان کذنب الغنم یاخذ الشاذة والقاصیة  
والناحیة وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعة والعامۃ رواہ  
احمد<sup>(۲)</sup>

اور مصداق آیت کریمہ افرایت من اتخذ الہہ ہواہ<sup>(۳)</sup> قبیح خواہش نفسانی کا اور مرید نفس  
شیطانی کا ہے اور مورد وعید نارا کا مخالفت جمہور ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانہ  
من شذ شذفی النار<sup>(۴)</sup>

اور رتبی اسلام کی اپنی گردن سے نکال دی ہے اور جہت اعتقاد حرمت تقلید شخص اور اصرار بر آن  
تخوف کفر ہے۔

کما قال اللہ تعالیٰ بما عصوا وکانوا یعتدون<sup>(۵)</sup> ای

(۱) (الف) مشکاة کتاب الامارت والقضاء حدیث نمبر۔ ۹

(ب) مسلم باب وجوب ملازمة جماعة المسلمین ج۔ ۲ ص۔ ۱۲۷

(۲) مشکاة کتاب الایمان باب الاعتصام الخ حدیث نمبر۔ ۳۵، فصل۔ ۲

(۳) سورۃ الجاثیہ آیت ۲۳

(۴) مشکاة کتاب الایمان باب الاعتصام الخ حدیث ۳۵، فصل۔ ۲

(۵) سورۃ البقرۃ آیت ۱۷۰

بما عصوا امر الله تعالى و كانوا يعبدون يتجاوزون الحلال الى  
الحرام اى بسبب عصيانهم واعتدائهم حدود الله على  
الاستمرار فان الاصرار على الصغائر يفضى الى الكبائر وهى  
تفضى الى الكفر انتهى ما فى ابى السعود۔<sup>(۱)</sup>

## خوب است

مجلہ فقہ اسلامی کے ذریعہ خدمت دین کا کام خوب ہے،  
ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول کرے۔ (آمین)

محمد طاہر زرگر، دریا آباد، کراچی

## خوش آمدید

علم و تحقیق کے میدان میں مجلہ فقہ اسلامی کی آمد پر ہم اسے خوش آمدید کہتے ہیں  
اور مجلس ادارت کی کامیابی کے لئے دعا گو ہیں۔

دارالعلوم حنفیہ فریدیہ، بھیر پور، ضلع اوکاڑا

صدر مدرس و خطیب

ادارہ پاک دارالاسلام

فرینکلنٹ جرمنی

جرمنی میں فقہ اسلامی

اور پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاہ صاحب کی

تالیفات کیلئے رابطہ کیجئے

علامہ محمد اشرف چوہدری، مدیر معاون مجلہ فقہ اسلامی